45545 ـ روزہ رکھ کر ایسے ملك چلا گیا جو ان سے ایك روزہ پیچھے تھے، تو کیا وہ اکتیس یوم روزہ رکھے گا؟

سوال

جب میں نے ایك ملك میں روزہ رکھا اور پھر رمضان میں ہی کسی ایسے ملك سفر کیا جو رمضان شروع ہونے میں ایك دن لیٹ تھا، تو مہینہ کے آخر میں جب اس ملك کے باشندے تیس روزے پورے کرینگے تو کیا میں ان کے ساتھ ہی روزہ رکھوں گا، تو اس طرح میرے اکتیس روزے ہو جائینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب انسان اس ملك جہاں اس نے رمضان المبارك کی ابتدا کی تھی سفر کر کے دوسرے ملك چلا جائے جہاں رمضان ایك دن لیٹ شروع ہوا ہو تو وہ اس وقت تك عید نہیں کرے گا جب تك اس ملك کے باشندے عید نہیں کرتے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں مشرقی ایشیا کا باشندہ ہوں، ہمارے ہاں اسلامی مہینہ سعودی عرب سے ایك دن بعد میں شروع ہوتا ہے، اور میں انشاء اللہ رمضان المبارك میں اپنے ملك سفر کرونگا، جب کہ رمضان المبارك کے روزے میں سعودی عرب میں ہی شروع کر چکا ہونگا، اور مہینہ کے آخر میں میرے اکتیس روزے ہو جائیگے، تو ہمارے روزں کا حکم کیا ہے، اور ہم کتنے روزے رکھیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جب تم نے سعودی عرب یا کسی اور ملك میں روزے شروع کیے ہوں اور ماہ رمضان المبارك کے باقی روزے اپنے ملك میں رکھیں تو آپ ان کے ساتھ ہی عید الفطر منائیں گے، چاہے تیس روزوں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو جائیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ کا فرمان ہے:

" روزہ اسی دن ہے جس دن تم روزہ رکھو، اور عید الفطر اسی دن ہے جس دن تم عید الفطر مناؤ "

لیکن اگر تم نے مہینہ کے انتیس یوم مکمل نہ کیے ہوں تو آپ کو یہ پورے کرنا ہونگے، کیونکہ مہینہ انتیس یوم سے

کم نہیں ہوتا" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (15 / 155).

اور شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

ایسے شخص کا حکم کیا ہے جس نے اسلامی ملك میں رمضان کی ابتدا کی اور پھر ایسے ملك چلا گیا جہاں کے باشندوں نے پہلے ملك سے ایك یوم بعد روزہ رکھا تھا، تو اس طرح اس پر ان کے روزں کی متابعت کرنا لازم ہوا جس کی بنا پر اس نے تیس سے زیادہ روزے رکھے، یا پھر اس کے برعکس ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا:

جب انسان ایك اسلامی ملك سے دوسرے اسلامی ملك منتقل ہو اور جس ملك گیا ہے اس کے باشندوں نے اس سے ایك روز بعد روزہ رکھا ہو تو وہ ان کے ساتھ ہی روزے رکھتا رہے گا حتی کہ وہ عید الفطر منائیں؛ کیونکہ روزہ اسی دن ہوتا ہے جس دن لوگ روزہ رکھیں، اور عید الفطر اسی دن ہے جس دن لوگ عید الفطر منائیں، اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن لوگ عید الاضحی منائیں، یہی ہے چاہے اس پر ایك دن زیادہ بھی ہو جائے، یا اس سے بھی زیادہ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اگر وہ کسی ایسے ملك جائے جہاں سورج دیر سے غروب ہوتا ہو، تو وہ سورج غروب ہونے تك روزہ کی حالت میں رہے گا اگرچہ عام دن سے اس پر دو یا تین گھنٹہ یا اس سے زیادہ بھی ہو جائیں، اور اس لیے بھی کہ جب وہ دوسرے ملك منتقل ہوا تو اس نے اس ملك میں چاند نہیں دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھیں، اور نہ چاند دیکھے بغیر عید الفطر منائیں:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر ہی عید الفطر مناؤ "

اور رہا مسئلہ اس کے برعکس: وہ اس طرح کہ اگر کوئی شخص ایسے ملك سے جہاں چاند ایك بعد میں نظر آتا ہو، ایسے ملك منتقل ہو جہاں اس ملك سے پہلے چاند نظر آ چکا ہو، تو وہ عید الفطر ان کے ساتھ ہی منائے گا اور رمضان کے جو روزے اس کے رہ گئے ہیں ان کی بعد میں قضاء کرے گا، اگر اس کا ایك روزہ رہتا ہے تو ایك روزہ قضاء میں رکھے گا، اور اگر دو روزے رہتے ہوں تو دو روزوں کی قضاء کرے گا، اگر اس نے اٹھائیس روزوں کے بعد عید الفطر منائی ہو اور دونوں ملکوں میں رمضان المبارك تیس دن کا ہوا ہو تو وہ دو روزے قضاء میں رکھے گا، اور اگر دونوں یا کسی ایك ملك میں رمضان المبارك انتیس دن کا ہوا ہو تو ایك روزہ قضاء میں رکھے گا.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19) سوال نمبر (24).

اور یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

کوئی قائل یہ بھی کہہ سکتا ہے:

پہلی حالت میں آپ نے تیس ایام سے زیادہ روزے رکھنے کا کیوں کہا اور دوسری حالت میں قضاء کرنے کا کیوں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

دوسری حالت میں قضاء کرے گا کیونکہ مہینے کا انتیس دن سے کم ہونا ممکن نہیں، اور تیس سے زیادہ اس لیے کرے گا کیونکہ چاند نظر نہیں آیا پہلی حالت میں ہم نے اسے یہ کہا تھا کہ:

عید الفطر منا لو چاہے انتیس یوم پورے نہ بھی ہوئے ہوں؛ کیونکہ چاند نظر آگیا ہے، اورجب چاند نظر آ جائے تو عید الفطر منانا ضروری ہے، یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم شوال کے ایك دن کا روزہ بھی رکھ لیں، اورجب آپ نے انتیس یوم سے کم روزے رکھے تو آپ کے لیے انتیس یوم پورے کرنا لازم تھا، دوسری حالت کے برخلاف اس لیے کہ آپ ابھی تك رمضان کے مہینہ میں ہیں جب آپ اس ملك میں منتقل ہوئے اور وہاں چاند نظر نہیں آیا تو آپ رمضان کے مہینہ میں ہی ہیں تو آپ روزہ کیسے چھوڑ سکتے ہیں ؟

لہذا آپ کو روزہ کی حالت میں ہی باقی رہنا ہو گا، اور جب آپ پر مہینہ کے دن زیادہ ہو جائیں تو وہ دن میں گھنٹے زیادہ ہونے کی طرح ہی ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (38101) کا جواب ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .